



سوال

(150) زمین موزے اور کتے کا جھوٹا کیا ہوے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمین اور موزے کو پاک کرنے اور اسی طرح کتے کا جھوٹا برتن پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زمین تو پانی سے پاک ہو جاتی ہے جیسے کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک وہابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام نے اسے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھوڑو اسکا پیشاب مت روکو، تو انہوں نے اسے پھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔ اور اس حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا وہ پانی کا ایک ڈول لایا اپنے اس پر بہا دیا۔ (بخاری 1/35 و مسلم 1/138 و ابوداؤد 1/61)۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ پلید زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے اور اسے کھودنا شرط نہیں اور نہ ہی بتکرار دھونا اگر نجاست باقی نہ رہ گئی ہو۔ تو زمین کھودنے کا ذکر جس حدیث میں آتا ہے وہ ضعیف ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ زمین خشک ہو جانے سے بھی پاک ہو جاتی ہے جیسے کہ ابوداؤد (1 61) میں ہے: ”باب جب زمین خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔“

ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں روات گزار کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور غیر شادی شدہ جوان تھا اور کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے اور آتے جاتے تھے تو اس پر پانی نہیں ڈالا کرتے تھے (احمد 1 71 بخاری 1 29) بغیر لفظ ”تبول“ کے۔ عون المعبود (1 147) میں کہا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ زمین اگر دھوپ سے خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔ اور یہ قول ہے ابو قلابہ اور ابو حنیفہ وغیرہ کا۔ ملخصاً۔

ابن ابی شیبہ نے (1 57) میں ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: زمین کا خشک ہونا اسکا پاک ہونا ہے اور اسی طرح ابن الحنفیہ اور ابو قلابہ دونوں سے روایت ہے وہ دونوں کہتے ہیں۔ کہ جب زمین خشک ہو گئی تو پاک ہو گئی۔ اور اس طرح عبدالرزاق مصنف میں ابو قلابہ سے روایت لاتے ہیں اسی طرح نصب الرایہ (1 211) میں ہے۔ مرفوع روایت بھی آتی ہے لیکن وہ ثابت ہے لیکن وہ ثابت نہیں۔ دیکھیں فقہ السنہ (1 30)۔ یہ تو اس صورت میں ہے جب نجاست مانع حالت میں ہو لیکن اگر نجاست جرم دار ہو تو جب تک اسے زائل نہ کرو یا جائے یا تبدیل نہ کر دیا جائے تو پاک نہ ہوگا۔

موزے اور جوتے وغیرہ اور ان جیسی اور اشیاء کو اگر نجاست دیکھی جاسکتی ہو تو انہیں زمین پر مل دینے سے پاک ہو جاتے ہیں جیسے کہ ابوسعید خدری سے روایت ہے: ”جب تم میں

سے کوئی مسجد کو آئے اور پہنچے جوتے میں پلیدی لگی دیکھے تو اسے زمین پر مل کر اسمیں نماز پڑھے۔ (البداء: 1-128 - دارمی: 1-160 - المشکوٰۃ: 1-73)۔

یہ حدیث اور اس جیسی دیگر حدیثیں عام مطلق ہیں اسمیں جرم دار وغیر جرم دار کا کوئی فرق نہیں۔ اور جو فرق کرتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل نہیں۔ سوائے قیاس فاسد کے۔ اور وہ یہ ہے کہ درم دار نجاست جب خشک ہو جاتی ہے تو اسکے نجس مواد جو جوتے یا موزے میں جذب ہو جاتے ہیں اور خشک ہو جاتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ کیا نجاست اس قدر باقی رہ سکتی ہے پھر تو نجاست سے اسی صورت میں ممکن ہے کہ جوتے صندوق میں رکھ کر محفوظ کر لیے جائیں۔ واللہ اعلم۔

البداء (1-128) میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی پلیدی کو جوتے تلے روندے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے جب موزوں تلے نجاست روندی جائے تو مٹی اسے پاک کرنے والی ہے۔ ان صحیح مطلق احادیث پر ذرا نظر ڈالیں۔ رسول اللہ ﷺ کا آسانی کرہینے کے بعد کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ امت پر تنگی کرے۔

کتے کے جھوٹے والی نجاست سات بار دھونے سے پاک ہوتی ہے جسمیں ایک بار مٹی کے ساتھ دھونا ہے ابو ہریرہ سے متفق علیہ حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار جائے تو اسے سات بار دھونا چلیے ایک بار ان میں مٹی کے ساتھ دھونے۔“ (المشکوٰۃ 1-52)۔

تجربہ شاہد ہے کہ کتے کے جراثیم تین بار دھونے سے ختم نہیں ہوتے بلکہ جب تک مٹی سے دھویا جائے صاف نہیں ہوتے۔ اس حدیث کا کوئی دوسرا معارض نہیں تو ہم اسی حدیث کو کسی مجتہد کے فتوے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے چوپنے فتوے میں غلطی پر ہے۔ رہی وہ نجاست جو کسی کپڑے یا بدن کو لگی ہو اور دیکھے جانے کے قابل ہو تو اسے دھو کر زائل کرنا چلیے اور اگر دھونے کے بعد نشان رہ جائے جس کا زائل ہو تو وہ معاف ہے۔ اگر وہ نجاست دیکھنے میں نہ آتی ہو جیسے پشاب وغیرہ تو اسے ایک بار پانی پہنچائے۔ کیونکہ غسل جنابت میں تین بار پانی ہنا جنابت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ صرف تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالا کرتے تھے۔ اسکی دلیل وہ حدیث ہے جو بخاری (1-45)، وغیرہ میں آتی ہے۔ اسماء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی ہم میں سے اسے مل کر دھو دے پھر اس میں نماز پڑھے۔ تو اس عورت کو نبی ﷺ نے تین بار دھونے کا حکم نہیں دیا تین بار دھونے کا حکم تو اس شخص کے لیے آیا ہے جو نیند سے لٹھے تو وہ اپنے ہاتھوں کو تین بار دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈلوئے۔

آئینہ پھری تلوار ناخن ہڈی شیشہ برتن اور قلعی شدہ چیزیں حوماسم دار نہیں ہوتیں انہیں پونچھ کر پاک کیا جاسکتا ہے اسطرح نجاست کا اثر زائل ہو جاتا ہے کیونکہ صحابہ کرام تلوار گردن میں لٹکائے نماز میں پڑھا کرتے تھے جنہیں خون لگا ہوتا تھا وہ صاف کر لیا کرتے اور اسی پر اکتفاء کرتے تھے۔

بلکہ امام ابن تیمیہ نے الفتاویٰ (21-522) میں کہا ہے کہ قصاب کی پھری دھونے کی ضرورت نہیں جن پھریوں سے ذبح کیا ہوتا تھا وہ صاف کر لیا کرتے تھے اور اسی پر اکتفاء کرتے تھے۔

گھی وغیرہ جس میں چوہا گر جائے اسکے بارے میں راجح قول یہی ہے کہ چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی گراہینے سے پاک ہو جاتا ہے گھی مانع ہو یا جامد۔ اور وہ حدیث جسمیں مانع اور جامد کا فرق ہے وہ ضعیف ہے۔ اسمیں معمر نے زہری پر غلطی کی ہے جو ماہرین نقاد حدیث کے نزدیک معروف ہے جیسے کہ امام ترمذی نے (2-2) میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔ صحیح وہ ہے جسے امام بخاری نے (1-37-831) میں

(باب اذا وقعت الفارة فی السمن الجاد والذنب) میں ذکر کی ہے پھر انہوں نے امام زہری سے ذکر کیا ہے ان سے پوچھا گیا جو تیل یا گھی جامد ہو یا غیر جامد میں گر کر مر جائے جانور چوہا ہتیا کچھ اور تو انہوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چوہے بارے میں حکم دیا: جو گھی میں گر کر مر گیا تھا تو اسے اور اس کے آس پاس گھی پھینک دیا اور باقی کھایا۔

اور ابن عباس کی حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے



اور اسکے آس پاس کھی کو پھینک دو اور (باقی) کھاؤ۔ تو اس صحیح حدیث میں نبی ﷺ نے مطلق جواب دیا جسمیں لفصیل نہیں تو اس سے عموم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور پہلی حدیث کے باطل ہونے کے دلائل میں سے یہ حجاز گرم ہونے کی وجہ سے وہاں گھی جامد نہیں ہوتا۔ جیسے امام ابن تیمیہ نے الفتاویٰ (21 524) میں کہا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری (9 549) میں زہری کی حدیث جسمیں جامد و پگھلے ہوئے کا فرق ہے "ضعیف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہی مذہب ابن عباس ابن مسعود بخاری اوزاعی وغیرہ محققین کے جیسے کہ فقہ السنہ (1 30) میں ہے۔

مردار کا چمڑہ: داغمت سے پاک ہو جاتا ہے اور داغمت سے چمڑہ ظاہر اوباطن پاک ہو جاتا ہے۔ ابن عباس کی حدیث کی وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کی داغمت ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (2 989) و مسلم (1 158) یہ ہے نجاست کے احکام

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 343

محدث فتویٰ